ڈاکٹر محمد حسان اشرف عثمانی

آپ کا سوال

قارئین صرف ایسے سوالات ارسال فرمائیں جو عام دلچسپی رکھتے ہوں اور جن کا ہماری زندگی سے تعلق ہو، مشہور اور اختلافی مسائل سے گریز فرمائیں..................(ادارہ)

سوال: فی زمانہ مختلف شعبوں اور تجارتی اداروں میں خواتین کام کررہی ہیں۔ اسی حوالے سے ایک سپر اسٹور میں درج ذیل کاموں کے لئے خواتین رکھنے کے بارے میں شرعی حکم درکار ہے:

۱۔۔۔ اسٹور میں خاص خواتین سے متعلق حصے مثلاً انڈر گارمنٹس سیکشن (جہاں مردوں کی آمد منع ہو) میں خواتین سیلز پرسن کو رکھنا کیسا ہے؟

۲۔۔۔ ایسے سیکشن جہاں زیادہ تر گاہک خواتین ہوں (البتہ مردوں کی آمد ممنوع بھی نہ ہو) مثلاً کاسمیٹکس، شیمپو، کریمز، جیولری، لیڈیز گارمنٹس وغیرہ حصوں میں کسٹمرز سے ڈیلنگ کے لئے خواتین کو ملازم رکھنا کیسا ہے؟

۳۔۔۔ عام استعمال کی مصنوعات جن کے گاہک مرد وخواتین دونوں ہی ہوتے ہیں (مثلاً صابن، سرف، مشروبات، گھی، تیل، چائے کی پتی وغیرہ) ان حصوں مین کسٹمرز سے ڈیلنگ اور اس کو مطمئن کرنے کے لئے خاتون ملازم کو مقرر کرنا کیا درست ہے؟

۴۔۔۔ ایسا بھی معمول ہے کہ مصنوعات بنانے والی کمپنیاں اپنی مصنوعات کی تشہیر، تعارف اور زیادہ سیل کرنے کے لئے (اسٹور کی اجازت سے) خاتون ملازم کو مقرر کرتی ہیں جو کسٹمرز (مرد/عورت) سے ڈیل کرتی ہیں۔ اس معاملے میں اسٹور مالک کے لئے کیا احکام ہوں گے؟

۵۔۔۔ "کسٹمر سروس" کے لئے خاتون کو ملازم رکھنا (یعنی کسٹمرز کی شکایات سننے، ان کو مطمئن کرنے، کسٹمر کی طرف سے سامان کی تبدیلی یا واپسی کے لئے) کسٹمرز میں مرد وخواتین دونوں ہوتے ہیں۔ آیا ایسا کرنا شرعاً درست ہے؟

ساتھ ہی ساتھ یہ عرض ہے کہ نمبر ۱ تا ۵ میں مذکور خواتین زیادہ سے زیادہ اسکارف میں ہو سکتی ہیں۔

حجاب یعنی چہرے کے پردے کے ساتھ کسٹمر ڈیلنگ کے کام انجام دینا معروف نہیں اور نہ ہی اس سے مطلوبہ مقاصد حاصل ہوسکتے ہیں۔

ان مواقع میں خواتین کو مقرر کرنے کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ خاتون ملازم مرد وعورت دونوں کو بآسانی ڈیل کرلیتی ہے جبکہ مرد اسٹاف سے خواتین کسٹمرز زیادہ کھل کر بات نہیں کرتیں جس سے سیل اور مارکیٹنگ کے مقاصد مکمل طور پر حاصل نہیں ہوتے۔

۶۔۔۔آفس کے ایسے کاموں کے لئے خاتون ملازم رکھنا جہاں کسٹمرز سے واسطہ نہ پڑے البتہ آفس کے ملازمین اور متعلقہ افراد سے رابطہ رہے مثلاً CCTV کیمرے کے ذریعے اسٹور کی نگرانی، یا اکاؤنٹنگ، اور ڈیٹا انٹری وغیرہ کا کام جس میں خاتون اسٹاف کی سیٹ بھی اسی کمرے میں ہوتی ہے جہاں باقی سب اسٹاف ممبرز ہوتے ہیں باقاعدہ الگ کمرہ دستیاب نہیں ہوتا۔اس کا کیا حکم ہے؟اسکارف یا چہرے کا پردہ؟ یا ان دونوں کے بغیر رہنے کا کیا حکم ہے؟نیز اسٹور کے مالک کی ذمہ داری کس حد تک ہے؟

۷۔۔۔اسی طرح اپنی مصنوعات یا اسٹور کے اشتہار اور تعارف کے لئے محلوں میں اپنا اسٹاف بھیجا جاتا ہے تاکہ وہ گھر گھر جا کر کمپنی کا تعارف کرائے، اس کام کے لئے عموماً دو (۲) افراد کی ٹیم ہوتی ہے (ایک مرد ایک عورت) تاکہ مردوں سے مرد بات کرے اور عورتوں سے عورت۔اس صورت کا کیا حکم ہوگا؟(یعنی سوال یہ ہے کہ یہ دونوں ملازم تو ڈیوٹی کے دوران ساتھ ساتھ رہیں گے۔تو اس کے بارے میں کیا شرعی ہدایات اور حدود ہیں؟) جبکہ اس کی ضرورت امرِ واقعی ہے جیسا کہ ذکر کیا گیا۔

جواب: عورتوں کے لئے اصل حکم یہ ہے کہ بلاضرورت گھر سے باہر نہ جائیں۔کیونکہ عورتوں کے باہر نکلنے میں فتنہ کا اندیشہ ہے اسی لئے فقہائے کرام نے عورتوں کو بغیر حاجت کے گھر سے باہر نکلنے سے منع فرمایا ہے۔اور اسی وجہ سے ان کے اخراجات کی ذمہ داری شادی سے پہلے باپ، بھائی پر اور شادی کے بعد شوہر پر رکھی ہے تاکہ گھر سے باہر نہ جانا پڑے۔چنانچہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ایک آیت کے تحت عورت کو گھر میں رہنے کا حکم دیا اور اس سے ایک عظیم اصول کی طرف اشارہ بھی فرمایا ہے کہ "عورت کا اصل فریضہ گھر اور خاندان کی تعمیر ہے" (آسان ترجمہ قرآن ص ۸۹۲)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: وَقَرْنَ فِی بُیُوتِکُنَّ (الاحزاب:۳۳) اور اپنے گھروں میں قرار کے ساتھ رہو۔

لہٰذا عورتوں کے لئے نان ونفقہ کے انتظام کے باوجود بغیر کسی ضرورت کے گھر سے باہر نکلنا اور کہیں ملازمت کرنا، درست نہیں۔

البتہ اگر مجبوری کی صورت پیش آجائے مثلاً کوئی عورت ایسی ہو کہ اس کے نان ونفقہ کا انتظام نہ ہو اور گھر پر رہتے ہوئے ذریعہ معاش اختیار کرنا مثلاً سلائی، کڑھائی، یا بچیوں کو تعلیم دینا بھی میسر نہ ہو اور وہ نان نفقہ کی غرض سے گھر سے باہر کہیں ملازمت کرے تو ایسی ضرورت کے وقت اگر درج ذیل شرائط اور آداب کی پابندی کے ساتھ ملازمت کرے گی تو گھر سے باہر ملازمت کرنے کی گنجائش ہوگی:

۱۔۔۔مکمل شرعی پردہ کے ساتھ باہر نکلے۔

۲۔۔۔عورتوں کے اداروں یا ماحول میں کام کرے، جہاں بالغ اجنبی مردوں کا اختلاط نہ ہو۔

۳۔۔۔بناؤ سنگھار کرکے اور خوشبو لگا کر باہر نہ نکلے۔

۴۔۔۔راستے میں آتے جاتے اور دورانِ ملازمت غیر محارم سے اختلاط نہ ہو۔

۵۔۔۔اگر شادی شدہ ہو تو ملازمت شوہر کی اجازت سے ہو۔

۶۔۔۔معصوم بچوں اور اہل خانہ کے شرعی حقوق پامال نہ ہوں۔

۷۔۔۔نامحرم مرد کے ساتھ خلوت یعنی تنہائی کا ارتکاب نہ ہو۔

۸۔۔۔کسی فتنے کا اندیشہ نہ ہو۔

عورتوں کی ملازمت کا حکم ملاحظہ کرنے کے بعد عورتوں کو ملازمت پر رکھنے سے متعلق تفصیلی حکم ملاحظہ فرمائیں:

۱۔۔۔پہلی صورت میں اگر اسٹاف کی نگران بھی کوئی خاتون ہو اور مرد ملازمین کے ساتھ خلوت اور کسی قسم کی بے تکلفی نہ ہو تو خاص خواتین سے متعلق سیکشن میں کسی خاتون کو ملازمت پر رکھنے کی گنجائش ہے۔

۲۔۔۔دوسری صورت میں چونکہ زیادہ تر گاہک خواتین ہی ہوتی ہیں اس لئے اگر کسی اجنبی مرد کے ساتھ خلوت (یعنی تنہائی) اور کسی قسم کی بے تکلفی نہ ہو اور مکمل پردے کا خیال بھی رکھا جائے اور کسی قسم کے فتنے کا اندیشہ بھی نہ ہو تو ایسی صورت میں خاتون کو ملازمت پر رکھنے کی گنجائش ہے۔

(۵،۴،۳)۔۔۔تیسری، چوتھی اور پانچویں صورت میں چونکہ مرد ملازمین کے ذریعہ ضرورت پوری ہوسکتی ہے، سیل اور مارکیٹنگ میں اضافہ کوئی ایسی ضرورت نہیں جس کی بناء پر خواتین کو مردوں کے ساتھ اختلاط کی اجازت دی جائے، نیز ان صورتوں میں فتنے کا قوی اندیشہ بھی ہے اس لئے ان صورتوں میں اسٹور مالکان کے لئے خواتین کو ملازمت پر رکھنا شریعت کے مطابق نہیں ہے۔

۶۔۔۔چھٹی صورت میں اگر خواتین کی مردوں کے ساتھ خلوت اور اختلاط نہ ہو اور مکمل پردے کا خیال بھی رکھا جائے، اسی طرح خواتین اور مردوں کی سیٹ ایک کمرہ میں نہ ہو اور اگر کمرہ ایک ہو تو مناسب پارٹیشن

کے ذریعہ پردے کا اہتمام کیا جائے، نیز خواتین کی مرد ملازمین کے ساتھ کسی قسم کی بے تکلفی بھی نہ ہو تو ایسی صورت میں خواتین کو مسئولہ ملازمت پر رکھنے کی گنجائش ہے۔ البتہ خواتین کا نامحرم مردوں کے ساتھ خلوت سے بچنا ہر حال میں ضروری ہے۔

(۷)۔۔۔ساتویں صورت میں چونکہ خواتین کا مرد ملازمین کے ساتھ اختلاط ہوتا ہے اور یوں خواتین کا ہر ہر جگہ جا کر کمپنی کا تعارف کروانا فتنہ کا باعث بھی ہے اس لئے اس صورت میں خواتین کو ملازمت پر رکھنا درست نہیں۔

واضح رہے کہ جن صورتوں میں خواتین کو ملازمت پر رکھنے کی گنجائش دی گئی ہے، ان میں خواتین کے لئے مکمل پردے کا اہتمام ضروری ہے، نیز کاروباری مقاصد ایسے مقاصد نہیں جن کی وجہ سے نوجوان خواتین کو صرف اسکارف میں ملازمت کرنے کی اجازت دی جائے۔